



سوال

(360) بیوی، بیٹی، بن اور چچا میں ترکہ تقسیم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی بیوی، دو بیٹیاں، حقیقی بن اور ایک چچا زندہ ہے، مرحوم کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، آیا چچا کو کچھ ملے گا یا نہیں؟ کتاب و سنت کے حوالے سے راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بیوی کا کل ترکہ سے آٹھواں حصہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَكَدَّ فَلَيْسَ الْاِثْمَانِ [1]

”اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں (بیویوں کو) تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔“

دو حقیقی بیٹیوں کو 2/3 ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِهِۦ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْاُنثٰثَيْنِ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْاُنثٰثَيْنِ ۗ فَاِنْ كُنْ نِسَاءً فَوْقَ اُنثٰثَيْنِ فَلَيْسَ لِمَنْ مَّا تَرَكَ ۙ [2]

”اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور (دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ سے دو تہائی ملے گا۔“

مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ چچا کے لیے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: مقررہ حصے حقداروں کو دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔ [3]

مذکورہ صورت میں چچا میت کا قریبی مذکر رشتہ دار ہے لہذا باقی ترکہ اس کو مل جائے گا۔ سہولت کے پیش نظر کل ترکہ کے چھٹس حصے کر لیجائیں، ان میں سے تین حصے بیوہ کو، سولہ حصے دو بیٹیوں کو اور باقی پانچ حصے چچا کو دے دیئے جائیں۔

نوٹ: اگرچہ حقیقی بہن دو بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ مع الغیر ہے لیکن ان کے مقابلے میں پچا عصبہ بنفسہ موجود ہے لہذا پچا کی موجودگی میں بہن محروم ہوگی کیونکہ وہ ذاتی طور پر عصبہ ہے اور بہن بیٹیوں کی وجہ سے عصبہ بنتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] النساء: ۱۲۔

[2] النساء: ۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۴۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 312

محدث فتویٰ